3. زبان کیا ہے؟ نیز اردو زبان کی تاریخ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:- زبان بول چال کی اس آواز کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنی بات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ قوتوں سے نوازا ہے جن میں قوت باصرہ، دیکھنے کی قوت، سامعہ سننے کی قوت، بولنے کی قوتیں شامل ہیں۔
لیکن اگر ہم زبان کی بات کریں تو یہ وہ ذریعہ ہے جو مرکوزہ بالا دونوں یعنی حرکات و سکنات اور علامات، ذرائع ابلاغ سے زیادہ اہم ہے۔ ہمارے پاس زبان کے آغاز کے متعلق ایک راستہ ہے جس کے ذریعے ہم زبان کے متعلق آشنائی حاصل کر سکیں کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسا انسان نہیں جو اس سلسلے میں ہماری راہ نمائی کر سکے اس کے لیے ہمارے پاس ورق اور ورق ایک طریقہ ہے اور وہ ہے تاریخ۔
اردو زبان کے آغاز میں یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ ہمارے محقق اس حوالے سے کیا رائے رکھتے ہیں۔ یہ زبان جس کے متعلق آپ اتنا تو جانتے ہیں کہ "اردو" "ترکی" زبان کا لفظ ہے۔ اس کے "لشکری" یا "لشکرگاہ" کے ہیں لیکن یہ سوالات تشنہ کام ہے کہ زبان یا زبان اردو کہاں پیدا ہوئی۔

اردو زبان کے متعلق پہلا نظریہ

"دکن میں اردو" کے حوالے سے ہے۔ اس سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ پنجاب، سندھ اور دکن سے آنے والی لہریں دہلی میں آکر جمع ہوئی تو ایک نئی زبان وجود میں آئی۔ اردو میں دکن میں اردو کا "نظریہ" نصیر الدین ہاشمی" نے پیش کیا ان کا کہنا ہے کہ دکن کے ساتھ عربوں کے تعلقات فتح سندھ سے قبل، برصغیر والوں سے جڑ چکے تھے۔ اس دوران کو آپس میں بات کرتے تھے تو ایک نئی زبان بنی۔
اس بعد دوسرا نظریہ جو تاریخی اعتبار سے تو تیسرا ہے لیکن اس کا تذکرہ ہم اس لیے پہلے کر رہے ہیں کہ جنوب میں دکن واقع ہے اور جنوب مشرق میں سندھ واقع ہے۔ سندھ میں اردو کا نظریہ' سید سلیمان ندوی نے اپنی کتاب "نقوش سلیمانی" میں

پیش کیا ہے۔ "مسلمان سب سے پہلے سندھو میں پہنچتے ہیں اس
لیے قرین قیاس یہ ہے کہ جس کو آج ہم اردو کہتے ہیں۔
پنجاب میں اردو کا نظریہ "حافظ محمود شیرانی" نے پیش کیا۔
انھوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اردو نہ دکن سے ہے اور نہ ہی سندھو
سے بلکہ اس کا تعلق پنجاب سے ہے۔

Mid Semester Assignment

Subject:- Functional Urdu

Name:- Zabiullah

ID :- 15571

تمام سوالات تحریر کریں۔

1. ایک اچھے انٹرویو کے انعقاد کے لیے رپورٹر کو کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے؟

جواب:- ایک اچھے انٹرویو کے لیے ضروری ہے کہ انٹرویو کرنے والا رپورٹر خوب تیاری کرے، دھیان سے سوالات مرتب کرے اپنے ذاتی طرز عمل میں خوش طبع اور ایک اچھا سامع ہو، یہ ساری خصوصیات وقت گزرنے کے ساتھ تجربے سے پیدا ہوتی ہیں لیکن جیسا کہ جان بریڈی نے اپنی تصنیف "The Craft of interviewing" (انٹرویو نگاری کے فن) میں لکھا ہے "انٹرویو کرنا ایک فن ہے، جس کو معمولی نہیں کہنا چاہیے۔ کوئی صحافی چاہے کتنا ہی اچھا مصنف کیوں نہ ہو اگر وہ ایک موثر انٹرویو نگار نہیں تو اس کا اسلوب نگارش بے اثر رہے گا۔

2. کسی شخص کے ساتھ انٹرویو کرنے سے پہلے اخبار نویس کو چند سادہ اور ابتدائی نوعیت کے سوالات خود اپنے آپ سے پوچھ لینے چاہئیں:

1. اس انٹرویو سے مجھے کتنی معلومات درکار ہیں؟
2. انٹرویو میں کتنا وقت صرف ہوگا؟
3. کیا ٹیلیفون پر انٹرویو کر لینے سے میری ضرورت پوری ہو جائے گی یا مجھے باقاعدہ وقت مقرر کرکے ملاقات کے لیے جانا ہوگا؟

5 فیچر نگاری کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیلاً جواب تحریر کریں؟

جواب:- فیچر نگاری:-

اخبار میں فیچر کی حیثیت کھانے میں نمک کی سی ہوتی ہے۔ جہاں اخبار میں سیاسیات، جرائم، معیشت اور ارضی و سماوی آفات کی خبریں چھائی ہوئی ہوں، وہاں ان کے کالموں میں فیچر بھی جگہ پاتے ہیں۔ لوگوں کے بارے میں مقامات کے بارے میں اور اشیاء کے بارے میں فیچر، جن میں ممکن ہے کہ فوری نوعیت کی خبر موجود نہ ہو لیکن انسانی جذبے سے مملو مواد فراہم کرتے ہیں۔

فیچر نگاری میں اس کے مصنف کے لیے کئی طرح کے چیلنج موجود ہوتے ہیں۔ اس میں روزمرہ کی خبر نویسی کی بجائے صحافی کو یہ آزادی حاصل ہوتی ہے کہ معکوس اہرام کا انداز اختیار کرے اور اپنی تحریر میں جان ڈال دے۔ اس میں موضوع کی کوئی قید نہیں۔ فیچر اسٹوری میں ادب کی تکنیک شامل کی جاسکتی ہے۔ اس میں مکالمہ، منظر نگاری اور حسن تخیل کی شمولیت بھی ممکن ہے۔ اس میں المیہ عنصر بھی داخل کیا جاسکتا ہے۔ اور مزاحیہ بھی اور موقع و محل کے مطابق فیچر نگار اپنی رائے بھی دے سکتا ہے۔

فیچر نگاری آسان نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ آسان لگتی ہے۔ ایک خبر چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ہو ڈالیے اور فیچر تیار ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ اس میں بہت سی مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ کیونکہ فیچر نگاری کوئی طے شدہ ڈھانچہ نہیں ہوتا اور اس طرح اس کی دشواری ان صحافیوں کو خاص طور پر درپیش ہوتی ہے جو اخباری خبریں لکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ دوسرے صحافی اس لیے ناکام رہتے ہیں کہ ان سے فیچر نگاری کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔